اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# بزرگانِ دین کی نماز سے محبت

## دُرود شریف کی فضیلت

حضور سرورِ کائنات، فخر مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## نماز اور سرورِ دوعالم

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نمازِ پنجگانہ کے علاوہ نمازِ اِشْرَاق، نَمازِ چاشت، تَحِیَّۃُ الْوُضُو، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْن وغیرہ سُنَن و نَوَافِل بھی ادا فرماتے تھے۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ تمام عمر نمازِ تَہَجُّد کے پابند رہے۔ کبھی کبھی ساری رات نمازوں اور دعاؤں میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ پائے اَقْدَس میں ورم آجایا کرتا تھا۔ [2]

## نماز اور فاروقِ اعظم

حضرتِ مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ عمر فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو میں اور ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی

[1] ........القول البدیع، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ... الخ، ص 115

[2] ........سیرت مصطفےٰ، ص 595 تا 596 ملتقطاً

خِدْمَت میں حاضِر ہوئے،ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، ہم نے کہا: یہ نَماز کے نام پر جتنی جلدی اُٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اُٹھیں گے، چُنانچہ ہم نے عَرض کی: اے امیرَ الْمُؤمِنین! نماز!! یہ سُن کر حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُٹھے اور فرمایا: **اللہ کی قسم! جو نماز ترک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔** پھر آپ نے زخمی حالت میں بھی نَماز ادا کی۔ [1]

## نماز اور غوثِ اعظم

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو الفتح ہَرَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی، قطبِ ربّانی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی 40 سال تک خِدْمَت کی، اس مُدَّت میں آپ عشا کے وُضُو سے صُبْح کی نَماز پڑھتے تھے اور آپ کا مَعْمُول تھا کہ جب بے وُضُو ہوتے تھے تو اسی وَقْت وُضُو فرما کر دو رکعت نمازِ نَفْل پڑھ لیتے تھے۔ [2]

## نماز اور امیر اہلسنّت

امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خود فرماتے ہیں: جماعت ترک کر دینا میری لغت (ڈِکشنری) میں ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جب میری والدہ محترمہ کا اِنتقال ہوا تو اس وَقْت گھر میں دوسرا کوئی مرد نہ تھا، میں اکیلا تھا مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماں کی مَیِّت چھوڑ کر مَسْجِد میں نماز پڑھانے کی سَعَادَت پائی۔ اسی طرح شادی والے دن بھی تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی سَعادت

[1] ......مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، ماجاء فی خلافۃ عمر بن الخطاب، 579/8، حدیث: 12

[2] ........ غوث پاک کے حالات، ص32 بحوالہ بهجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رضی اللہ عنہ، ص164

حاصل ہوئی۔

اے عاشقانِ رسول !دیکھا آپ نے ہمارے بزرگانِ دین نماز سے کس قدر محبت کرتے تھے۔ نماز کو اپنے آرام، ضروریات حتّٰی کہ اپنی تکلیف پر بھی ترجیح دیتے تھے۔ ہر وقت نیکیوں کے حریص رہتے نیکی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے، دن رات نیکیوں کی طلب میں رہتے۔ کیونکہ وہ حضرات نماز کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھے۔ آیئے نماز کی اہمیت کے متعلق سنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی اس کی اہمیت پیدا ہو اور ہم بھی پکے سچے نمازی بن جائیں۔

## نماز کی اہمیت

**اللہ** پاک نے مسلمانوں پر اپنے حُقُوق اور اپنے بندوں کے حُقُوق لازم کیے اور ان حُقُوق کو ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم قرار دیا ہے۔ حُقُوق اللہ کی کئی اَقسام ہیں، حُقُوقُ اللہ میں سب سے اہم حق **نماز ادا** کرنا ہے۔ نماز **اللہ** پاک کی یاد کا نام ہے اور اس کو ادا کرنے کا ایک مَخْصُوص طریقِ کار اور طے شدہ وَقْت ہے۔ یہ یاد ایک دن میں 5 بار ہر مسلمان پر فَرْض ہوئی، اُمّتِ مصطفےٰ پر **اللہ** پاک کا یہ بھی کتنا بڑا کرم ہے کہ **نمازیں 5** پڑھیں لیکن ثواب **50 نمازوں** کا ملے۔ نماز ایک قدیم عِبادَت ہے، ہم سے پہلے والی اُمّتوں پر بھی نَماز فَرْض ہوئی۔ بروزِ قِیامَت جب حِساب لیا جائے گا تو سب سے پہلے نَماز کے مُتَعلِّق ہی سوال ہو گا۔

## نماز کے متعلق حکم قرآنی

قرآنِ کریم میں مسلمانوں کو بار بار نَماز قائم رکھنے کا حکم اِرشَاد فرمایا گیا۔ چنانچہ اللہ پاک پارہ 1، سُورۂ بَقَرہ کی آیت نمبر 43 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ ﴿۴۳﴾ (پ۱، البقرۃ:43) ترجمۂ کنز الایمان:اور نَماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رُکُوع کرنے والوں کے ساتھ رُکُوع کرو۔

اس آیت میں **نمازوزکوٰۃ** کی فَرضِیَّت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اِشارَہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حُقُوق کی رِعَایَت اور ارکان کی حِفَاظَت کے ساتھ ادا کرو۔

**مسئلہ:** جَمَاعَت کی ترغیب بھی ہے، حدیث شریف میں ہے جَمَاعَت کے ساتھ نَماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے 27 دَرَجَہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[1] مگر اَفْسوس ہمارے ہاں نماز تَرک کرنا کوئی مسئلہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ نیز مختلف حیلے بہانوں کا سہارا لے کر نماز یا جماعت فوت کر دی جاتی ہے۔ آیئے نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نَماز قضا ہو گی اور نہ جماعت فوت ہو گی۔ نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے اپنے پاک ربّ کو خوش کرنے کے لئے تمام تر مصروفیات کو چھوڑ کر نَماز ادا کرنے کے لئے مَسْجِد کا رخ کیا کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم

## اللہ پاک نمازی بندے پر فخر فرماتا ہے

بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو **اللہ** پاک اپنے اور بندے کے درمیان سے پردے اُٹھا دیتا اور اس کی طرف خصوصی تَوَجُّہ فرماتا ہے، فرشتے اس کے کندھے سے ہوا تک کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کے ساتھ نماز پڑھتے، اس کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور آسمان سے نمازی کے سر کی مانگ تک ایک نیکی اُترتی ہے اور ایک اعلان کرنے والا اعلان

[1] ........ تفسیر خزائن العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:43، ص17

کرتا ہے کہ اگر یہ مُناجات کرنے والا جان لیتا کہ وہ کس کی بارگاہ میں مُناجات کر رہا ہے تو اِدھر اُدھر مُتوجّہ نہ ہوتا۔ آسمان کے دروازے نَمازیوں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ پاک فرشتوں کی مَجْلِس میں اپنے نَمازی بندے پر فَخْر فرماتا ہے۔[1]

## نماز کی دعوت دینے کا معمول

**اے عاشقانِ رسول!** نماز کی دعوت دینے کو اپنی زندگی کا حِصّہ بنالینا چاہیے اور مَحبّت سے حِکْمَت عملی کے تقاضے پورے کرتے ہوئے نماز کی دعوت دیتے رہنا چاہیے۔ نیز نیک اعمال پر عَمَل کرتے ہوئے ہر نَماز میں ایک فرد کو اپنے ساتھ مَسْجِد میں لے جانے کی کوشِش کرنی چاہیے۔ اگر ہم اپنے ہر ذیلی حلقے میں اس مَدَنی پھول کو نافِذ کرلیں تو مَساجِد کو آباد کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں اور نماز کے وَقْت سب کا رخ مَسْجِد کی طرف ہوگا تو ایک پُرامن اسلامی مُعاشَرے کی تصویر ہمارے سامنے ہوگی۔

**فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **جو ہدایت کی طرف بُلائے، اُس کو تمام عامِلین (یعنی عَمَل کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا۔ اور اس سے اُن (عَمَل کرنے والوں) کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو گمراہی کی طرف بُلائے تو اُس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔**[2]

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَثَلًا اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنیں تو اُس مُبلِّغ کو ہر وَقت ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہو گا اور ان

[1] ......قوت القلوب، الفصل الثالث والثلاثون، ذکر فضائل الصلاۃ وآدابھا...الخ، 165/2

[2] ......مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة اوسیئة...الخ، ص1032، حدیث: 2674

نمازیوں (کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی ان سب) کو (بھی) اپنی اپنی نمازوں کا ثواب (ملے گا)۔[1]

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

## خبر گیری کی عادت بنائیے

حضرتِ عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ عَنْہُ نے صُبْح کی نَماز میں حضرت سُلَیْمَان بن أَبِی حَثْمَہ رَضِیَ اللهُ عَنْہ کو نہ پایا، پھر جنابِ عمر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ) بازار تشریف لے گئے، سلیمان کا گھر مسجدِ نبوی اور بازار کے درمیان تھا تو آپ سلیمان کی والدہ شفاء کے پاس سے گزرے، ان سے فرمایا کہ میں نے سلیمان کو فَجر میں نہ پایا، والدہ بولیں وہ تمام رات نماز (نفل) پڑھتے رہے، پھر ان کی آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر رَضِیَ اللهُ عَنْہ نے فرمایا کہ میرا فجر کی جَماعَت میں حاضِر ہو جانا، تمام رات کھڑے رہنے سے مجھے زیادہ پیارا ہے۔[2]

**اے عاشقانِ رسول!** حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ عَنْہ کی اس مُبارَک ادا کو اپنانے کی ہمیں بہت ضَرورت ہے خبر گیری بھی نماز سے محبت کا ذریعہ ہے۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی خبر گیری کی برکت سے بہت فوائد ملتے ہیں مثلاً آپس میں اِتّفاق و اِتّحاد کی فضا قائم ہوتی ہے، مسلمان کی دِلجوئی کا ثواب کمانے کا موقع ملتا ہے، کسی کی پریشانی کو دُور کرنے کی سعادت ملتی ہے۔

[1] ......مرآۃ المناجیح، 1/160

[2] ......مؤطا امام مالک، کتاب صلاۃ الجمعۃ، باب ما جاء فی العتمۃ والصبح، 1/86، حدیث: 300

## خبر گیری کے متعلق چند مدنی پھول

✿ وہ اسلامی بھائی جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں، اگر بِالفرض کسی نماز میں نظر نہ آئیں تو اچھی اچھی نیتیں کرتے ہوئے ان کی خبر گیری کے لئے جانا چاہیے۔ ✿ جو نئے نمازی بن رہے ہوں، ان سے زیادہ تعلقات مضبوط کر لینے چاہئیں اور ان کی حَوصلہ افزائی کرتے رہنا چاہیے نیز نماز کے مُعَاملے میں آنے والی مشکلات و مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ مثلاً جنہیں نماز دُرست پڑھنا نہ آتی ہو، ایسوں کو "**فیضانِ نماز کورس**" کی ترغیب دِلانی چاہئے۔ ✿ مدنی مشورہ ہو رہا ہو تو اذان شروع ہوتے ہی مَدَنی مَشْوَرَہ مَوْقُوف کر کے سب کو نماز کا کہہ کر مَسْجِد کا رخ کریں۔ ✿ رمضان المبارک میں ایک بڑی تعداد نماز کے لئے مَسَاجِد میں آتی ہے۔ ان کو مُسْتَقِل نمازی بنانا اپنے اہداف میں شامل کر لینا چاہئے اور پھر بھرپور کوشش جاری رکھی جائے کیونکہ کئی نمازی ایسے ہوتے ہیں جو **صرف ماہِ رمضان** میں ہی مسجد کا رُخ کرتے ہیں ✿ نماز کی پابندی کرنے والے اور نئے نمازیوں کو وقتاً فوقتاً تحائف (مکتبۃ المدینہ کے کتب و رسائل، تسبیح کاؤنٹر، عطر وغیرہ) دیے جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ فوائد محسوس کریں گے۔

## مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

✿ نماز کی اہمیّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ اگر کوئی شخص دریا میں ڈُوب رہا ہو اور اُس کے ہاتھ میں لکڑی کا تختہ آجائے اور وہ طاقت رکھتا ہو تو اِس حالت میں بھی اُس کو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میدانِ جنگ میں بھی نماز و جماعت کا بَہُت اِہتمام فرمایا کرتے تھے، حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے تو سجدے میں اپنا سر کٹایا، **اے کاش!** ہمیں بھی نماز کی اہمیّت کا اِحساس ہو جائے اور ہم ساری نمازیں جَمَاعَت کے ساتھ

ادا کریں، ہماری کوئی نماز قضا نہ ہو[1] ❀ ہر ذیلی حلقے میں **نمازی بناؤ مَجلِس** بنائی جائے، جس کا کام نمازی بڑھانا ہو۔ نمازِ فجر کے لیے **جگانے** اور بقیہ 4 نمازوں کے لیے بھی **نماز کی دعوت** دینے کی صورت کی جائے۔ اس مَجلِس میں ان بزرگوں کو رکن بنانے میں ترجیح دی جائے جو نَرمی سے **نماز کی دعوت** دے سکتے ہوں۔ ❀ مسجد بھرو تحریک اس وَقْت کامیاب ہوگی جب ”**نمازی بناؤ تحریک**“ کامیاب ہوگی۔ مَجلِس بنانے کے بعد معتکفین اور دِیگر اسلامی بھائی چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک کو حکمتِ عملی اور نَرمی کے ساتھ اس کی نفسیات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے نَماز کی تلقین کرنا شُروع کردیں، مگر کسی سے یہ مت پوچھیں کہ وہ نماز پڑھتا ہے یا نہیں کیونکہ یہ تجسُّس ہے اور قراٰنِ کریم میں **اللہ** پاک نے تجسُّس کرنے سے منع فرمایا ہے۔[2]

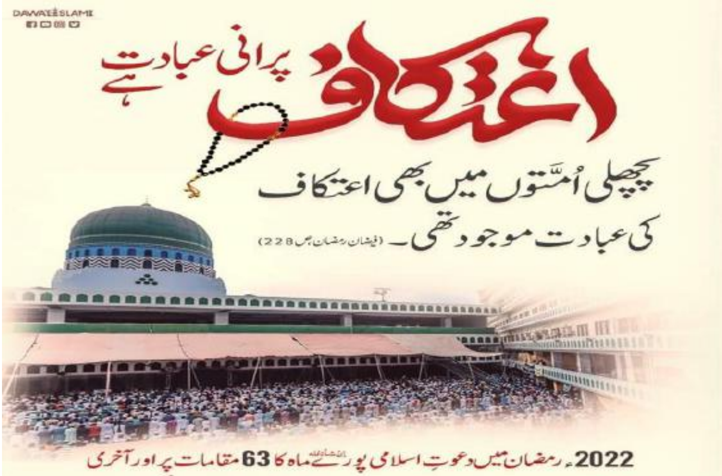


[1] ........ مدنی مذاکرہ، 24 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 30 مئی 2019ء

[2] ........ مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 11 تا 13 شوال 1439ھ بمطابق 26 تا 28 جون 2018ء